السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص اپنی بیوی کے طلاق کے معاملہ میں وسوسہ میں بہت زیادہ بتلا ہے' چانچہ جب کسی مسئلہ میں اس سے گفتگو کرتا ہے تو پھر اپنے جی میں کہتا ہے کہ تجھے طلاق ہے' مگر زبان سے ان الفاظ کو وہ ادا نہیں کرتا لیکن وہ اپنے دل میں شحت بہت زیادہ کرتا ہے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سواب کا جواب دینے سے پہلے میں اپنے اس سوال کرنے والے بھائی اور دیگر بھائیوں کے سامنے یہ بات بیان کرنا پسند کروں گا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ الشَّيطٰنَ لَكُم عَدُوٌّ فَاتَّخِذوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّما يَدعوا حِزبَهُ لِيَكونوا مِن أَصحٰبِ السَّعيرِ ﴿٦﴾... سورة فاطر

''شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو وہ اپنے (پیروؤں کے) گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخ والوں میں سے ہوں۔''

شیطان انسان کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے جس سے انسان قلق واضطراب میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی زندگی مکدر ہو کر رہی جاتی ہے' چنانچہ حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ سنیے:

إِنَّمَا النَّجوىٰ مِنَ الشَّيطٰنِ لِيَحزُنَ الَّذينَ ءامَنوا وَلَيسَ بِضارِّهِم شَيـًٔا إِلّا بِإِذنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَليَتَوَكَّلِ المُؤمِنونَ ﴿١٠﴾... سورة الممتحنة

''کافروں کی سرگوشیاں تو شیطان کی حرکات سے ہیں جو اس لئے کی جاتی ہیں کہ مومن ان سے غمناک ہوں مگر اللہ کے حکم کے سوا ان سے انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔''

اس سے واضح ہوا کہ شیطان کی کوشش ہے کہ وہ انسان کو ایسی باتوں میں بتلا کرے جن سے وہ غمناک ہو' نیز شیطان کی یہ بھی کوشش ہے کہ وہ اس کے دین کو خراب کرے' شیطان سے خلاصی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ صدق اور اخلاص کے ساتھ اپنے رب کی طرح رجع کرے اور شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرتا رہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِمّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيطٰنِ نَزغٌ فَاستَعِذ بِاللَّهِ ﴿٣٦﴾... سورة فصلت

''اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔''

انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائے تاکہ اللہ تعالیٰ اس دشمن سے اسے محفوظ رکھے' جب بندہ اپنے رب کی پناہ طلب کرلے' صدق دل سے اس کی طرف رجوع کرلے ور شیطان سے اس طرح اعراض کرلے گویا ان وسوسوں کا کوئی وجود ہی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے سے وسوسوں کو دور فرما دیتا ہے۔

اس بھائی کو بھی اپنی بیوی کی طلاق کے سلسلہ میں وسوسوں میں بتلا ہے' میری یہ بھی نصیحت ہے کہ وہ ان وسوسوں کی طرف دھیان نہ دے ان سے کلی طور پر اعراض کرلے اور جب دل میں کوئی وسوسہ آئے تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے' اس طرح اللہ تعالیٰ اس سے وسوسہ دور فرما دے گا۔

حکم کے اعتبار سے بات یہ ہے کہ اس طرح کے وسوسوں سے طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ نبی اکرم ؐ نے فرمایا ہے:

(إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَالَمْ تَعْمَلْ بِهِ، أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ)) (صحيح البخاري))

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے اس چیز سے درگزر فرمایا ہے جو دل میں پیدا ہو جب تک اس کے مطابق عمل نہ کرلیا جائے' اسے زبان سے ادا نہ کیا جائے۔''

جو چیز انسان کے دل میں آئے' اسے کچھ شمار نہیں کیا جاتا' حتیٰ کہ دل میں اگر طلاق کے بارے میں بھی وسوسہ پیدا ہو تو اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا' حتیٰ کہ اگر کوئی دل میں طلاق دینے کا ارادہ بھی کرے تو جب تک وہ اپنی زبان سے طلاق کے الفاظ ادا نہ کرے طلاق نہیں ہوگی' مثلاً وہ کہے کہ تجھے طلاق ہے' پھر یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ وسوسوں میں بتلا انسان کی طلاق واقع نہیں ہوتی' خواہ وہ زبان سے بھی الفاظ ادا کرے دے' الا یہ کہ اس نے قصد و ارادہ کے ساتھ الفاظ ادا کئے ہوں اور چونکہ وسوسہ میں بتلا انسان کی زبان سے الفاظ بلا قصد وارادہ نکلتے ہیں بلکہ وہ مغلق اور مکرہ مجبور الحال جس پر جبر کیا گیا ہو' وسوسے کی قوت اور اس کو منع کرنے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے۔ نبی کریم ؐ نے فرمایا ہے:

((لا طلاق فی اِلاق)) (تلخیص الجبیر)

''جبر (زبردستی) کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔''

لہٰذا جب تک وہ طمانیت کے ساتھ حقیقی ارادہ نہیں کرتا' اس کی طرف سے طلاق واقع نہ ہوگی اور قصد واختیار کے بغیر اس کی زبان سے جو الفاظ نکلتے ہیں' ان سے طلاق نہیں ہوگی۔

اس طرح کے وسوسوں کے شکار ایک شخص نے ایک بار مجھ سے یہ ذکر کیا کہ میں ان وسوسوں کی وجہ سے اس قدر قلق واضطراب میں بمتلا ہوگیا کہ میں نے چاہا کے واقعی طلاق دے دوں' چنانچہ اس نے ان وسوسوں سے نجات پانے کیلیئے واقعی حقیقی ارادے ک ساتھ طلاق دے دی' کیونکہ یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے' کیونکہ شیطان یہی توچاہتا ہے کہ آدمی اورکی بیوی میں تفریق پیدا کردے' خصوصاً جب کہ ان کی اولاد بھی ہو۔

بہر حال جو شکوک وشبہات بھی پیدا ہوں' انسان پرواجب ہے کہ وہ انہیں جھٹک دے' ان کا اعتبار نہ کرے اور ان سے اعراض کرلے حتی کہ یہ اللہ کے حکم سے ختم ہوجائیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الطلاق : جلد 3 صفحہ 309

محدث فتویٰ